## نقش آغاز

راشدالحق سمیع حقانی

# پاکستان میں نفاذ شریعت کا مسلم لیگی حکومت کا دعویٰ اور اسکی اصل حقیقت

مسلم لیگی حکومت نے ۲۸ اگست کو قومی اسمبلی ہال میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں موجودہ گلے سڑے انگریزی نظام سے بے شمار شکوہ شکایات کی ہیں۔ بلکہ اسے پورے معاشرے کی خرابی کی بنیادی وجہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ ملک وملت کی بقا اور ترقی کا راز نفاذ اسلام میں ہی پنہاں ہے۔ یہ میاں صاحب کی تقریر کا خلاصہ تھا۔ اس حساس اور نازک مسئلہ پر لکھنے سے پہلے ہم یہ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ ایک انتہائی اہم دینی، سیاسی اور بنیادی ایشو ہے۔ اور یہ ملک وملت کی تقدیر کا فیصلہ ہے۔ اور ہم اس کی مخالفت میں واجپائی، بے نظیر، اجمل خٹک اور لادین جماعتوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوتے۔ مسلم لیگی حکومت سے ہزار اختلافات ہونے کے باوجود ہم نے اس کا مجموعی طور پر خیرمقدم کیا ہے۔ کیونکہ ہماری سیاست اور دعوت کا بنیادی منشور نفاذ اسلام ہی ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کہ نفاذ اسلام چاہے مسلم لیگ نافذ کرے یا کوئی دوسری سیاسی جماعت۔ لیکن یہاں پر ایک اہم سوال ابھرتا ہے کہ مسلم لیگی اقتدار کی ڈوبتی کشتی کے ناخداؤں کو آخری وقت میں کیوں خدا اور اس کے نظام کی یاد ستائی.... ؟ تخلیق پاکستان اور دو قومی نظریے کی بانی جماعت تو عمر بھر انگریزوں کے بنائے ہوئے بتوں کے نظام کی پرستش میں نہ صرف مصروف تھے بلکہ ان فرسودہ نظاموں کے مندروں اور کلیساؤں کے محافظ بھی بنے رہے۔ اور عمر بھر نفاذ شریعت کی علمبردار دینی جماعتوں اور انکی تحریکوں کی مخالفت کرتے رہے۔ بالآخر انہیں ایک بار پھر اسلام کی فکر نے ستانا شروع کیا۔

ع جب دیا درد بتوں تو خدا یاد آیا۔ وزیراعظم نے پارلیمنٹ میں جو کچھ رونا رویا ہے یہی تقاضا پارلیمنٹ میں دینی جماعتیں اور میرے والدماجد اور جدامجدؒ گذشتہ پچاس سالوں سے کررہے ہیں۔ کہ خدارا! خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرو۔ اس لیے کہ یہ دو قومی نظریے کی اساس ہے۔ اور پاکستان کا قیام ہی نعرہ اسلام کے بلند ہونے پر معرض وجود میں آیا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم اسی

نظام کے نفاذ کے باعث ہوئی۔ لیکن محمد علی جناح سے لیکر نواز شریف تک تمام پاکستانی حکمرانوں نے اسلام کا نام اور اس کے نفاذ کا اعلان ہمیشہ سے کیا ہے لیکن درحقیقت اسے کسی طور پر بھی عملی طور پر نافذ ہونے نہیں دیا۔ یہ لوگ اس بارے میں مختلف حیلے بہانے کرتے رہے۔ ان کے مقابلہ میں علماء حق ہمیشہ پارلیمنٹ میں ڈٹے رہے۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ، اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ وغیرھم نے شریعت کی نفاذ کیلئے اس کو دستور و آئین کا حصہ بنانے کیلئے اپنی ساری کوششیں اور عمریں صرف کردی تھیں۔ لیکن وقت کے ساحروں نے ہر ممکن طریقہ سے نفاذ شریعت کا راستہ روکے رکھا۔ پھر اس کے بعد حضرت والد صاحب مدظلہ نے ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ میں شریعت کے نفاذ کیلئے جو کچھ کیا وہ پارلیمنٹ کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے پاکستان کے ایوان بالا، سینٹ آف پاکستان میں ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلامی قوانین کا ایک مستند اور متفقہ دستاویز شریعت بل کی صورت میں پیش کی۔ یہ بل جو بڑی محنت، عرق ریزی اور ایک طویل جائزے کے بعد پیش کیا گیا پھر اس پر کئی سال تک بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ اور اسے ترمیمات کی چھلنی سے گزارا گیا۔ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے اس کو موخر کیا گیا اور آخر میں سابق صدر مملکت جو اس وقت چیئرمین سینٹ تھے نے اس بل کو استصواب۔رائے کیلئے مشتہر کیا۔ یہ ان کا آخری حربہ تھا کہ شاید یہ بل ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے اور ان "ملاؤں" سے ہماری جان چھوٹ جائے۔ لیکن اس کیلئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اور آپ کے مخلص ساتھیوں نے ملک بھر میں زبردست تحریک چلائی اور پورے ملک سے لاکھوں، کروڑوں افراد نے اسکی پرزور تائید کی۔ بعد میں اس وقت کی حکومت نے نہ چاہتے ہوئے بھی سینٹ سے اس کو منظور کیا۔ اور جب یہ بل قومی اسمبلی میں پیش ہونے والا تھا تو امریکی سازش کے نتیجے میں ایک روز قبل ہی قومی اسمبلی توڑ دی گئی۔ اور ایک بار پھر ملک میں شریعت کا راستہ روکا گیا۔ بعد میں آئی جے آئی اور میاں صاحب نے اسی شریعت بل کو الیکشن میں ووٹ حاصل کرنے کیلئے اپنا منشور بنایا۔ قوم نے اس کے لئے میاں صاحب کو منتخب کیا لیکن میاں صاحب نے اقتدار میں آتے ہی سب سے پہلے اس بل کی اصل روح کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اور اسے سینٹ سے منظور تو کیا لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگائی کہ اگر اس شریعت بل سے موجودہ مروجہ سیاسی، اقتصادی، عدالتی، حکومتی نظام متاثر نہ ہو۔ تو یہ بل نافذالعمل ہوگا۔ اس شرط سے اندازہ ہوتا ہے کہ میاں صاحب نفاذشریعت کیلئے کتنے مخلص تھے اور ہیں۔ جہاں اس وقت شریعت بل کی مخالفت سیکولر اور لادین حلقوں نے کی وہاں پر ملک کے چند مذہبی گروہوں نے بھی تنقید برائے تنقید کا اور بدنیتی کامظاہرہ کرتے ہوئے اس شریعت بل کی شدید مخالفت کی۔ یہاں تک کہ ایک دینی جماعت کی

دعویدار پارٹی نے اس کو" شرارت بل" تک کہا۔ اور ذاتی اور فروعی اختلافات کی بنا پر محرک شریعت بل اور اس کے پیش کردہ شریعت بل کے خلاف لادین قوتوں کا ساتھ ملکر ایک طوفان بدتمیزی برپا کردیا تھا۔ لیکن پھر خدا کی شان دیکھئے کہ وہی لوگ جو گذشتہ حکومت میں اس کو " شرارت بل" کہتے نہ تھکتے تھے۔ بے نظیر دور میں اس کے حلیف جے یو آئی کے پیش کردہ شریعت بل کے نام لیوا اور محرکین بن گئے تھے۔ ع پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

بلکہ وہ شریعت بل ان کے اخباری بیانات وسیاست کا محور بلکہ " مقصد حیات" بن گیا تھا۔

ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ؟

۱۹۹۷ء میں نوازشریف صاحب نے الیکشن کمپین میں ایک بار پھر اسلام کا نام استعمال کیا اور آپ نے الیکشن کا ماٹو نظام خلافت راشدہؓ کے نفاذ کو قرار دیا۔ ماشاء اللہ ملک وملت نے آپ کے قائم کردہ نظام خلافت راشدہؓ کا مظاہرہ اور اسکی " برکات وفیوضات " سے ان تقریباً ڈیڑھ سال میں خوب " استفادہ " فرمایا ہے.... اقتدار میں آتے ہی آپ نے شعائر اسلام یعنی جمعہ کی تعطیل ختم کی۔ پھر اس کے بعد اپنے اختیارات بڑھانے کیلئے آئین وعدالت کو ذاتی حرص کے مندر پر قربان کردیا۔ اور ملک میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مکمل طور پر نظرانداز کردیا۔ مسلم لیگی حکومت کے بار بار شریعت سے انحراف وانکار پر خدا نے ان پر اپنا عتاب نازل کرنا شروع کیا۔ ملک کی معاشی اور اقتصادی حالت ان اقتصادیات و معاشیات کے " چمپئینوں " کے ہاتھوں کنگال ہوگئی۔ آپکی روایتی دغا بازی کے باعث آپکی تمام حلیف جماعتیں آپ کا ساتھ چھوڑ گئیں۔ اب جبکہ اس بار میاں صاحب کی سیاسی ترکش کے سارے تیر ختم ہوگئے ہیں، آخری بچا تیر اس بار پھر آپ نے نفاذ شریعت کا چلایا ہے۔ لیکن ماضی کے تلخ تجربات کی روشنی میں حکمرانوں کے اس اعلان سے کوئی خاطرخواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوسکا ہے، اس لئے کہ حکمرانوں کی قول وفعل کے تضاد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ موجودہ انگریزی نظام عدالت، فرسودہ حکومتی سسٹم اور کرپٹ ترین وزراء اور نااہل ترین بدکردار ممبران پارلیمنٹ کے ہوتے ہوئے یہ ملک وملت کو ایک دھوکہ لگتا ہے۔ آج موجودہ حکمرانوں کو اس حقیقت کا بخوبی ادارک ہوگیا ہے کہ یہ فرسودہ نظام جو لادین قوتوں خصوصاً مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے سہارے قائم ہے اب مکمل فلاپ ہوچکا ہے اور ملک وملت اسلامی نظام اور کسی "نئی دینی اور روحانی قوت" کی راہ تک رہے ہیں۔ تو آپ نے ان حالات میں مستقبل کے متوقع اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کیلئے یہ " اعلان صادر" فرمایا ہے تاکہ سر پہ آنے والا خطرہ ٹل سکے۔ یا پھر آپ نے امریکی صدر بل کلنٹن کی طرح جس نے سیکس سکینڈل سے امریکی عوام کی توجہ ہٹانے کی خاطر افغانستان اور سوڈان

پر بلاجواز ظالمانہ حملے کیے۔ آپ نے بھی اپنے " پیش رو" کلنٹن کی طرح اس اعلان کی آڑ میں سی ٹی بی ٹی جیسے ذلت ورسوائی سے بھرپور معاہدے پر دستخطوں کے لیے پر تولے ہیں ( جس سے آپ کو صرف چار ارب روپے کی بھیک مل تو جائے گی لیکن ہمیشہ کیلئے ملک کی خودداری اور حفاظت گنوا دی جائیگی )۔ یہ ملک میں جاری سیاسی، اقتصادی معاشی بحران سے توجہ ہٹانے کی خاطر اقدام کیا گیا ہے۔ نیز آپ کے پیش کردہ شریعت بل کی تشریح حکومت کے " لائق وہونہار" مشیر اس انداز میں کررہے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ ملک میں کوئی نیا " دین الہیٰ" تو اکبراعظم کی طرح تراشہ نہیں جارہا۔ اگر آپ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو پھر اس کے لئے راتوں رات عملی جدوجہد شروع کریں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے اختیارات بڑھانے کیلئے راتوں رات قانون میں ترامیم کیں۔ آپ ملک کی تمام سنجیدہ دینی، مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ محض اعلانات اور ترامیم سے اسلام نافذ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ سب سے پہلے ملک میں طبقاتی نظام کو ختم کرنا چاہئیے۔ اور ایک ایسا معاشرہ قائم ہونا چاہئیے جو کسی فردواحد کی امریت کی زد سے باہر ہو۔

محترم نوازشریف صاحب ! اسلام کیسے نافذ ہوسکتا ہے۔ تو یہ ذرا پڑوسی ملک افغانستان جاکر طالبان کی شرعی حکومت ملاحظہ فرمائیں، جہاں پر حقیقی معنی میں آپ کو خلافت راشدہؓ کی جھلک دیکھنے کو ملے گی۔

حکومت کے نفاذ شریعت کے اعلان پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے نہایت محتاط انداز میں ملا جلا رد عمل ظاہر کیا ہے۔ جو شریک اشاعت کیا جارہا ہے۔ جسمیں قرآن وسنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے پر تحسین بھی ہے اور خدشات بھی۔ پھر ابھی سے ان خدشات کا ظہور بھی شروع ہوچکا ہے۔ اسلام دشمنوں نے جس انداز میں نفاذ شریعت کے اعلان پر غوغا آرائی اور طوفان بدتمیزی شروع کردی ہے تو نہ ہم اسکے حق میں ہیں اور نہ اسلام کو سیاست کیلئے ہمیشہ کیطرح اس بار بھی استعمال کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ ایک پل صراط جیسا نازک موضوع ہے۔ جس پر مولانا مدظلہ نے اپنے بیان میں توازن کے ساتھ چلنے کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اور یہی جمعیت اور ہمارے ادارے کی پالیسی ہے۔ ( ادارہ )

## وزیراعظم کے اسلامی آئینی ترمیم کے اعلان پر مولانا سمیع الحق صاحب کا رد عمل

جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق صاحب نے وزیراعظم نوازشریف کے قرآن وسنت کے سپریم لاء بنانے کے اعلان کا بحیثیت مجموعی خیرمقدم کیا ہے مگر ساتھ ہی مطالبہ کیا ہے کہ